ایک ہوں مسلم......................!

محمد رمضان یوسف سلفی

مسلمان اس وقت جس افتراق و انتشار ، تنزل و تزلزل اور افراتفری میں مبتلا ہیں اسے ''غنیمت'' جانتے ہوئے ''طاغوتی طاقتیں'' خطہ ارض سے مسلمانوں کے وجود کو مٹانے کے درپے ہیں۔ بھارت، کشمیر، بوسنیا، فلسطین، روس اور دیگر ممالک میں مسلمان ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں ان کی عزت و آبرو کو کھلے عام پامال کیا جاتا ہے اور ان کے خون سے سرعام ''ہولی'' کھیلی جاتی ہے طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں جب کہ ہم ''مسلمان'' اس سے تہی دامن نظر آتے ہیں ہماری آپس کی نا اتفاقی کے سبب غیر قومیں ہم پر یلغار کئے ہوئے ہیں اور ہم کروڑوں سے بھی متجاوز ہونے کے باوجود ان کے مقابل ''بے اثر'' ہیں ایک دور وہ تھا کہ جب ہمارے اندر ایمانی پختگی، جذبہ جہاد اور اسلامی اخوت ومحبت تھی تو ہم دشمن کے مقابل ''قلیل'' ہونے کے باوجود اس پر غالب ہوا کرتے تھے جب کہ اب معاملہ اس کے برعکس ہے اب بھی اگر ہمارے اندر وہی جرات وشجاعت ، ایمان واخلاص اور جذبہ جہاد جاگزیں ہو جائے جو کہ کبھی ہمارا طرہ امتیاز تھا تو کچھ شک نہیں کہ ہم دوبارہ پھر سے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرلیں کیونکہ رب العزت کا اعلان ہے کہ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (آل عمران 139) اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن بن جاؤ۔

ہماری آپس کی نا اتفاقی کے سبب غیر قومیں ہم پر یلغار کئے ہوئے ہیں اور ہم کروڑوں سے بھی متجاوز ہونے کے باوجود ان کے مقابل ''بے اثر'' ہیں ایک دور وہ تھا کہ جب ہمارے اندر ایمانی پختگی، جذبہ جہاد اور اسلامی اخوت ومحبت تھی تو ہم دشمن کے مقابل ''قلیل'' ہونے کے باوجود اس پر غالب ہوا کرتے تھے

یہ آیت مبارکہ خبر دے رہی ہے کہ دنیا پر غالب ہونے کیلئے مسلمانوں کے اندر ایمانی قوت و دولت ہونی ضروری ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم الا ماشاء اللہ اس چیز سے تقریباً تہی دامن ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت زار کو دیکھتے ہوئے رسول ہاشمی ﷺ کا یہ فرمان اقدس یاد آ رہا ہے کہ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب غیر قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکے کھانے پر۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول اس وقت ہماری تعداد کیا کم ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم بہت زیادہ ہو گے لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر نمودار ہونے والی میل کچیل کی سی ہوگی۔ پوچھا گیا ایسا کیوں ہوگا؟ ارشاد فرمایا: تم میں وھن پیدا ہو جائے گا۔ سوال ہوا وھن کیا ہے؟ فرمایا حب الدنیا وکراھیة الموت دنیا کی محبت اور موت کا خوف (ابوداؤد مترجم ۳/۳۵۴)

دور حاضر میں مذکورہ فرمان نبوی حقیقت کے روپ میں ہمارے سامنے ہے مسلمان مال و دولت کی فراوانی و کثرت اور اپنی کثیر تعداد کے باوجود ظلم وستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب سے ہم نے قرآن وسنت سے اعراض و روگردانی کی ہے ہم مسلسل مصائب و آلام اور ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم پر آئے روز جو آفتیں اور عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ اس کا ایک بنیادی سبب یہی ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ:

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم (نور:63) رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ کس فتنے اور مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ یا ان پر دردناک عذاب آ جائے۔

دوسرے مقام پر نافرمان لوگوں کو آخرت کے عذاب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولھم عذاب مھین (نساء :14) اور جو اللہ سے اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ تعالیٰ آگ میں ڈالے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ دیگر ممالک کے مسلمانوں کے حالات سے قطع نظر اگر ہم وطن عزیز پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کے اندرونی حالات کا جائزہ لیں تو ان کی آپس کی محاذ آرائی جنگ عظیم سے کچھ کم نظر نہیں آتی۔ وطن کے باسی موجودہ ملکی صورتحال میں جن مشکلات سے دوچار ہیں اس فضا میں کشیدگی اور ان میں بڑا اضطراب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ملک میں امن وامان کی فضا آسمان کی وسعتوں میں گم ہو چکی ہے اور ظلم وبربریت کا بازار گرم ہے تیغ وخنجر کا دور دورہ ہے۔ چوری اغوا اور ڈکیتی سے انسانیت سسک رہی ہے، عفت مآب بیٹیوں کے سروں سے چادریں کھینچ کر کھلے بندوں ان کی عصمت کو تار تار کیا جا رہا ہے۔ کسی کی عزت وآبرو اور جان ومال کا تحفظ نہیں ہے۔ اور مزید ظلم یہ کہ شرپسند عناصر مذہبی منافرت کو ہوا دے کر عوام میں نفرت کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ جس کی زد میں آکر بیسیوں بے گناہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ مختلف مکاتب فکر کے کئی جید علماء تخریب کاری کا نشانہ بن چکے ہیں۔ شرپسند عناصر مساجد میں بھی تخریب کاری سے باز نہیں آتے جو کہ قابل مذمت اور تشویشناک امر ہے۔ مسجد وہ جگہ ہے جہاں آدمی دنیا کے تمام جھمیلوں کو چھوڑ کر فقط اللہ کے آگے سربسجود ہو کر قلبی راحت وسکون حاصل کرتا ہے لیکن افسوس کہ یہ امن کی جا بھی اسلام دشمن لوگوں سے محفوظ نہ رہیں۔ جب حالات اس قدر ناگفتہ بہ اور خراب ہیں تو پھر ہمیں چاہئے کہ ہم اس وحشیانہ ظلم وجور کے استیصال کیلئے مذہبی، علاقائی اور لسانی تعصب سے بالاتر ہو کر فقط اسلامی محبت واخوت کے اس فرمان واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے تحت یک مشت ہو جائیں اگر ایسا ہو جائے تو امت محمدیہ پھر سے مقام رفعت پر فائز نظر آئے۔ مگر مذہبی حالات کی سنگینی کے پیش نظر ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مسلمانوں کا آپس میں قتل وغارت کرنا اور دست وگریباں ہونا حدیث مصطفی سے ثابت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ لیا تو میں نے اس کا مغرب ومشرق دیکھا میری حکومت (دین اسلام) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک مجھ کو زمین دکھائی گئی اور مجھے دو خزانے ملے (روم اور ایران کے خزانے) سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور نہ ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط کرے کہ ان کی بنیاد بالکل ہی ختم ہو جائے یعنی نیست ونابود ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ جب میں کوئی حکم کر دیتا ہوں تو اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوتا اور میں نے آپ کی یہ دعائیں قبول کیں میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط کروں گا۔ اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں یہانتک کہ مسلمان خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے (صحیح مسلم ۴/۴۲۳)

اب بھی اگر ہمارے اندر وہی جرات وشجاعت، ایمان واخلاص اور جذبہ جہاد جاگزیں ہو جائے جو کبھی ہمارا طرہ امتیاز تھا تو کچھ شک نہیں کہ ہم دوبارہ پھر سے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرلیں

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ سے تین دعائیں مانگیں اس نے دو قبول کیں اور ایک قبول نہیں کی میں نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ نے یہ دعا قبول فرمائی میں نے دعا مانگی کہ میری امت کو پانی میں ڈبو کر ہلاک نہ کرے یہ بھی قبول فرمائی اور میں نے دعا مانگی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں تو یہ دعا قبول نہیں ہوئی (ایضا ص ۴۲۴)

ان روایات کی صداقت کی مزید وضاحت وطن عزیز بالخصوص کراچی کے حالات سے اور پختہ ہو رہی ہے کہ وہاں کس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان سے کھیل رہا ہے۔ اور قتل وغارت گری کا یہ سلسلہ روز بروز لامتناہی صورتحال اختیار کرتا جا رہا ہے یہاں پھر آقائے کائنات ﷺ کا ایک فرمان مبارک پیش نظر آجاتا ہے کہ:

جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو پھر قیامت تک وہ ان میں سے نہیں اٹھے گی۔ یعنی قیامت تک وہ متفق نہیں ہونگے۔

ان مذکورہ احادیث سے حقیقت آشکارا ہو جانے کے بعد ہم پھر بھی دینی جماعتوں کو سامنے رکھتے ہوئے آپس کے اختلافات کو چھوڑ کر کتاب وسنت کے سائے تلے ایک ہو جائیں کہ

بتان رنگ وبو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی